دارالافتاءافکاررضا
DARUL IFTA AFKAR-E-RAZA
+923169168614

کافر کو قربانی کا گوشت دینا کیسا ہے؟

فتوی نمبر: 28 تاریخ: 14-06-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کافر کو قربانی کا گوشت دینا کیسا ہے؟

الجواب بعون الملك الوهاب

فی زمانہ کافر کو قربانی کا گوشت دینا ناجائز و گناہ ہے، قربانی کے گوشت پر صرف مسلمانوں کا حق ہے، البتہ اگر کسی نے کافر کو قربانی کا گوشت دے دیا، تو قربانی ہو جائے گی، لیکن گناہ گار ہو گا جس سے توبہ کرنا لازم ہے۔

اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ کافر کی تین قسمیں ہیں: (1) حربی (2) مستامن (3) ذمی، ان میں سے صرف ذمی کو قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں، لیکن فی زمانہ کوئی بھی کافر ذمی نہیں لہذا کسی کافر کو قربانی کا گوشت نہیں دے سکتے۔

جزئیات:

حربی: وہ کافر جس نے مسلمانوں سے جزیہ کے عوض عقد ذمہ (یعنی اپنی جان و مال کی حفاظت کا عہد) نہ کیا ہو۔ (الموسوعة الفقهية، جلد7، صفحہ104، مطبوعہ دارالسلاسل الكويت)

مستامن: وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں (جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو) امان لیکر گیا یعنی حربی دار الاسلام میں۔ (بہارِ شریعت، جلد2، صفحہ443، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

ذِمی: اس کافر کو کہتے ہیں جس کی جان و مال کی حفاظت کا بادشاہِ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذِمہ لیا ہو۔
(فتاویٰ فیضُ الرّسول، جلد1، صفحہ501، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

حربی و مستامن کو قربانی کا گوشت دینے کے بارے میں حدیث پاک میں ہے: ”قلنا یا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نطعمھم من نسکنا؟ قال لا تطعموا المشرکین شیئا من النسک "یعنی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پس ہم ان کو اپنی قربانیوں میں سے کھلاتے ہیں فرمایا کہ مشرکین کو قربانیوں میں سے کچھ نہ کھلاؤ۔

(شعب الإيمان، جلد7، صفحہ83، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1088ھ) لکھتے ہیں::"وأما الحربي ولو مستأمنا فجميع الصدقات لا تجوز له اتفاقا"یعنی حربی کافر اگرچہ دار الاسلام میں امان لے کر داخل ہوا ہو، اسے کوئی بھی صدقہ دینا بالاتفاق جائز نہیں۔

(درمختار، جلد2، صفحہ352، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ذمی کافر کو قربانی کا گوشت دینے کے متعلق محیط برہانی میں ہے:"ويهب منه ما شاء لغني أو فقير، أو مسلم أو ذمي "یعنی اس (قربانی کے گوشت) میں سے امیر، غریب، مسلمان یا ذمی جس کو چاہے دے دیں۔

(محیط برھانی، جلد6، صفحہ94، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فی زمانہ کوئی بھی کافر ذمی نہیں لہذا کسی کافر کو قربانی کا گوشت نہیں دے سکتے، جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات:1340ھ) اسی طرح کے ایک مسئلے کے جواب میں فرماتے ہیں:"یہاں کے کافروں کو (قربانی کا) گوشت دینا جائز نہیں وہ خاص مسلمانوں کا حق ہے:"والطیبت للطیبین والطیبون للطیبت"ترجمہ: طیب چیزیں طیب لوگوں کے لئے اور طیب لوگ طیب چیزوں کے لئے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ457، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ) لکھتے ہیں:"قربانی کا گوشت کافر کو نہ دے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں۔"

(بہار شریعت، جلد3، حصہ15، ص345، مکتبۃ المدینہ کراچی)

فتاوی فیض رسول میں ہے:"قربانی کا گوشت کافر کو دینا جائز نہیں، اور کسی نے دے دیا گنہگار ہے توبہ

کرے اور قربانی ہو جائے گی کافر کو گوشت دینے کے سبب قربانی کا اعادہ کرنا واجب نہیں۔''

(فتاوی فیض الرسول جلد2، صفحہ 457، مطبوعہ لاہور)

اور مسلمانوں کو یہ سوچنا چاہئے کہ قربانی خاص اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہوئے کی جاتی ہے، تو جو شخص اللہ تعالیٰ یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہی نہیں مانتا تو اللہ و رسول کے نام پر قربان ہونے والے جانور کا گوشت اسے کیونکر دیا جائے اور ایک مسلمان پر سب سے پہلے حق اس کے مسلمان بھائی کا ہے، تو دنیا میں اپنے مسلمان بھائی حق دار موجود ہیں، تو انہیں چھوڑ کر دشمن خدا کو گوشت دینا بے وقوفی نہیں تو کیا ہے؟

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

علمـــائے دارالافتاءافکارِ رضــا